مولانا عبدالقیوم حقانی

قاہرہ کانفرنس میں وزیراعظم کی تقریر

ستمبر کے آغاز میں اقوام متحدہ کے زیر اہتمام قاہرہ میں بہبود آبادی (خانہ بربادی) کانفرنس منعقد ہوئی تمام دنیا اور عالم اسلام پر اقوام متحدہ، امریکہ اور ملت کفر کے مذموم عزائم آشکارا ہوئے مغربی تہذیب اور مغربی تمدن دانکار کے امام اب اس پر تلے ہوئے ہیں کہ مسلم معاشرہ جو ایک مضبوط عائلی نظام پر قائم ہے جس میں فی الحال قرآن وسنت پر یقین، منصب نبوت پر اعتماد، نظام اسلامی کی برکتوں پر ایمان کی بنیادیں مضبوط اور مستحکم ہیں جگہ جگہ اسلام کی نشاۃ ثانیہ اور اعلاء کلمۃ الحق کا کام جاری ہے اسلامی غیرت داخلاقی حس قدرے زندہ ہے وہ چاہتے ہیں کہ مسلم ممالک اور مسلم معاشرہ میں بھی وہ تمام جنسی اور شہوانی برائیاں پھیلا دی جائیں جس نے یورپی تہذیب اور یورپی معاشرہ کو متعفن کر دیا ہے جس کی سڑاند سے پورا عالم کراہ رہا ہے وہ چاہتے ہیں کہ خود تو ہم ڈوب رہے ہیں اہل اسلام کو بھی بہر صورت لے ڈوبیں وہ بہبود آبادی کے نام پر مسلسل اسلامی عقائد ونظریات، نظام اسلامی کی تعلیمات وہدایات اور مسلم معاشرہ کے اقدار واخلاق پر مسلسل کاری ضربیں لگا رہے ہیں وہ پوری مسلم دنیا میں جنسی آزادی، بے حیائی اور ننگے تمدن کا لائسنس جاری کر دینا چاہتے ہیں۔

قاہرہ کانفرنس میں پاکستان کی وزیراعظم نے مسلم معاشرہ کی ترجمانی کی ہے اور آواز بلند کرنے کی حد تک واقعتہً آواز بلند کی ہے؟ مگر کیا وہ خود بھی اس پر یقین رکھتی ہیں۔

جو چیز اُن کے دست قدرت سے باہر تھی جہاں ان کی رائے تو سنی جا سکتی تھی مگر حکم نہیں مانا جا سکتا تھا، ان کی پالیسی نہیں چل سکتی تھی وہاں تو آواز بلند کر چکیں اور یہ بتایا کہ مسلم معاشرہ کی سب سے بڑھ کر خیر خواہ وہی ہو سکتی ہیں اور یہ کہنا بھی سو فی صد درست ہے کہ پاکستان میں دینی قوتوں کے اثرات اور ایک موثر آواز کے پیش نظر حکمران ایسا کرتے اور کہنے پر مجبور بھی ہوتے ہیں، لیکن وہاں جہاں وزیراعظم کے اشارۂ آبرو سے نظام میں تبدیلی آتی ہو، جہاں ان کا حکم چلتا ہو، ان کی پالیسی نافذ ہوتی ہو، ان کی آواز کا وزن ہو عملاً یہ اقدام کیوں نہیں کیا جاتا قاہرہ کانفرنس میں ایک صدا تھی۔

جو صدا بصحراء کا مصداق یہی بن سکتی ہے مگر پاکستان میں عمل تو کجا تاہنوز صدا بھی سننے میں نہیں آئی نہ حزب اقتدار کی طرف سے نہ حزب اختلاف کی طرف سے، حیرت ہے کہ قاہرہ کانفرنس میں اس قدر بلند و بانگ آواز کے باوصف پاکستان میں وزیراعظم شعوری طور پر یا سیاسی مصلحت کے نتیجے میں یا آقایان ولی نعمت کی خوشنودی کے لیے وہ اس تہذیب و ثقافت کو فروغ دینے میں لگی ہوئی ہیں جس کو انہوں نے عالم اسلام کے خلاف سازش قرار دیا جس کا دین، اسلام اخلاق اور مشرقی روایات سے کوئی تعلق نہیں پاکستان سمیت دنیا بھر کے مسلم حکمرانوں کی قاہرہ کانفرنس سے آنکھیں کھل جانی چاہئیں ہمارے اندر اسلامی اخلاق اور عقائد و نظریات اور ایمان کا جوہر جس قدر مضبوط ہوگا اسی قدر مغرب کی زوال آمادہ اقوام ہماری آواز کی طرف لپکیں گی۔

لہٰذا پاکستان کی وزیراعظم کو بھی اپنی صدا کو بصحراء کرنے کے بجائے عملاً پاکستان میں بہبود آبادی کے تمام تر مذموم منصوبے بیک جنبش ختم کر دینے چاہئیں تاکہ دنیا اور خود اہل پاکستان کو یہ باور کرایا جا سکے کہ جو کہا جا رہا ہے وہ محض لیپا پوتی، ساز باز، ظاہر و باطن کا تفاوت، عملی و قولی منافقت اور سیاست بازی نہیں ایک حقیقت ہے، ایک سچائی ہے جسے اپنے ملک میں عملاً برت کر دکھایا جا رہا ہے کہ ہم جو زبان سے کہتے ہیں عمل سے برت کر اسے سچا کر دکھاتے ہیں نیز بیرونی دنیا کے کسی بھی ملک یا فرد کو یہ اعتراض کرنے کی جرأت نہ ہو سکے گی کہ بین الاقوامی فورم پر جس چیز کی مذمت کی جا رہی ہے اپنے گھر میں اسے برتا اور سجایا اور اپنایا جا رہا ہے۔